۳۰۴

مستفتی اعظم :

Date : 04-11-15

مفتی نفیس نعمانی صاحب !

السلام علیکم

میں صاحب مالیرکوٹلہ سے حافظ مبارک علی عرض کر رہا ہوں حضرت دو مسئلے پیش ہیں
اگر جناب کی نظر کرم ہوں تو براہ مہربانی رہنمائی فرمادیجئے

(۱)۔ کوئی بھی شخص آسانی کے لیے کسی بھی محکمے کو رشوت دیکر نوکری حاصل کر سکتا ہے کیا؟ آیا علماء اور محدثین نے اسمیں کوئی رعایت دی ہے۔

(۲) اگر کسی شخص کی عمر ۶۰ برس سے بڑھ جائے اور اسکے بچے اور بیوی وغیرہ اسکے ساتھ نہ رہتے ہوں اور اسکا خیال نہ رکھتے ہوں۔ تو وہ اپنا خیال رکھنے کے لیے اپنا گزر اوقات پورے کرنے کے واسطے سے اپنا مکان و جائیداد وغیرہ فروخت کر کے جو پیسہ روپیہ وغیرہ ہو اسے بینک میں رکھ کر اسے جو اس پر منافع ملے اس کے لیے جائز ہے یا یہ ناجائز اور حرام ہے۔

(۳) اگر ہو سکے تو کوئی وظیفہ بھی بتادیں میری شادی کو سال ہونے والا ہے اور کوئی خوشی نہیں ملی یعنی کسی اولاد کی صورت میں، آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔

(۴) اور مہربانی فرما کر کوئی فون نمبر یا موبائل نمبر ارسال کریں تاکہ اگر کوئی مسئلہ پیش آئے تو رہنمائی حاصل کر سکوں!

والسلام

آپکا خادم حافظ مبارک علی جو پنجاب مالیرکوٹلہ [illegible]

دار الافتاء

جواب منسلک ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔ رشوت دینا اور لینا سخت گناہ اور حرام ہیں، احادیث میں اس کے بارے میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، لہٰذا عام حالات میں کسی شخص کا رشوت دیکر نوکری حاصل کرنا جائز نہیں۔ تاہم اگر کوئی تو می سخت مجبوری میں ہو کہ حتی المقدور تمام جائز تدابیر اور قانونی کاروائیاں صرف کرنے کے باوجود بھی بلارشوت کوئی جائز نوکری نہ مل رہی ہو، اور اس شخص کی غربت کا یہ حال ہو کہ بے روزگاری کی وجہ سے انتہائی تنگی فقر وفاقہ میں مبتلا ہو، تو اس خاص صورت میں مجبوری کی وجہ سے رشوت دے کر نوکری حاصل کرنے کی گنجائش ہے اور اس سے حاصل ہونے والا پیسہ بھی حلال ہے بشرطیکہ شخص مذکور میں اس نوکری کی اہلیت وصلاحیت موجود ہو اور اس کو صحیح طریقے سے انجام بھی دے، تاہم پھر بھی رشوت دینے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار ضرور کرتا رہے البتہ رشوت لینے والے کے لئے یہ رقم لینا بہر حال حرام ہے۔

(ماخذہ: التبویب: ۵۹/۲۰۱)

سنن أبي داود-ن (3/ 326)

3582 - عن عبد الله بن عمرو قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي.

فتح القدير لكمال بن الهمام - (ج 16 / ص 312)

ثم الرشوة أربعة أقسام .... الرابع ما يدفع لدفع الخوف من المدفوع إليه على نفسه وماله حلال للدافع حرام على الآخذ.

الدر المختار - (ج 6 / ص 423)

لا بأس بالرشوة إذا خاف على دينه والنبي عليه الصلاة والسلام كان يعطي الشعراء ولمن يخاف لسانه.

قوله (إذا خاف على دينه) عبارة المجتبى لمن يخاف وفيه أيضا دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسه وماله ولاستخراج حق له ليس برشوة يعني في حق الدافع.

دار الافتاء

(۲)۔۔۔ قومی بچت میں سرمایہ کاری کے نتیجے میں حاصل ہونے والا نفع درحقیقت سود ہے، اور سود کا لین دین ناجائز اور حرام ہے، لہٰذا قومی بچت میں رقم رکھ کر اس پر نفع لینا جائز نہیں۔

تاہم اگر اپنی رقم ایسے مالیاتی اداروں میں لگا کر اس پر نفع حاصل کرنا چاہیں جو مستند علماء کرام کی نگرانی میں مالیاتی امور انجام دے رہے ہوں تو اس کی گنجائش ہے۔

فی کتاب اللہ تعالی:

الذین یأکلون الربا لا یقومون إلا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس ذلك بأنهم قالوا إنما البیع مثل الربا وأحل الله البیع وحرم الربا فمن جاءه موعظة من ربه فانتهی فله ما سلف وأمره إلی الله ومن عاد فأولئك أصحاب النار هم فیها خالدون (275) یاأیها الذین آمنوا اتقوا الله وذروا ما بقي من الربا إن کنتم مؤمنین (278) فإن لم تفعلوا فأذنوا بحرب من الله ورسوله وإن تبتم فلکم رءوس أموالکم لا تظلمون ولا تظلمون (279) واتقوا یوما ترجعون فیه إلی الله ثم توفی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون (281)

المعجم الأوسط (7/ 158)

عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم الربا اثنان وسبعون بابا أدناها مثل إتیان الرجل أمه وأربی الربا استطالة الرجل في عرض أخیه..........................واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

(۳)۔۔۔دارالافتاء سے فقہی اور شرعی مسائل کا جواب دیا جاتا ہے اور اوراد و وظائف نہیں بتائے جاتے۔ البتہ قرآن مجید کی یہ دعائیں مانگنا مفید ہے۔

(۱)۔ {رب هب لي من لدنك ذرية طيبة إنك سميع الدعاء} [آل عمران: 38]

(۲)۔ {ربنا هب لنا من أزواجنا وذرياتنا قرة أعين واجعلنا للمتقين إماما} [الفرقان: 74]

(۴)۔۔۔دارالافتاء کا رابطہ نمبر منسلک ہے۔

عبدالودود

عبدالودود

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۱/۴/۱۴۳۷ھ

۰۱/۰۲/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

[illegible]

۲۲/۴/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

[illegible]

۲۲/۴/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

[illegible]

۲۱/۴/۱۴۳۷ھ

مفتی

دار الافتاء

[illegible]

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ